روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
جمعرات 7۔اکتوبر 2004ء 21 شعبان 1425 ہجری۔7 اخاء 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 227

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

معرفت کے بعد بڑی ضرورت نجات کے لئے محبت الٰہی ہے۔ یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنے والے کو عذاب دینا نہیں چاہتا بلکہ محبت محبت کو جذب کرتی اور اپنی طرف کھینچتی ہے جس شخص سے کوئی سچے دل سے محبت کرتا ہے اس کو یقین کرنا چاہئے کہ وہ دوسرا شخص بھی جس سے محبت کی گئی ہے اس سے دشمنی نہیں کرسکتا بلکہ اگر ایک شخص ایک شخص کو جس سے وہ دل سے محبت رکھتا ہے اپنی اس محبت سے اطلاع بھی نہ دے تب بھی اس قدر اثر تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ شخص اس سے دشمنی نہیں کرسکتا۔ اسی بناء پر کہا گیا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اور خدا کے نبیوں اور رسولوں میں جو ایک قوت جذب اور کشش پائی جاتی ہے اور ہزار ہا لوگ ان کی طرف کھینچے جاتے اور ان سے محبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی جان بھی ان پر فدا کرنا چاہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی ان کے دل میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ماں سے بھی زیادہ انسانوں سے پیار کرتے ہیں اور اپنے تئیں دکھ اور درد میں ڈال کر بھی ان کے آرام کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ آخر ان کی سچی کشش سعید دلوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتی ہے پھر جبکہ انسان باوجودیکہ وہ عالم الغیب نہیں دوسرے شخص کی مخفی محبت پر اطلاع پالیتا ہے تو پھر کیونکر خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے کسی کی خالص محبت سے بے خبر رہ سکتا ہے۔ محبت عجیب چیز ہے اس کی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا۔ اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بے تاب رہتا ہے اور بُعد اور دوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مرہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر۔ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنیٰ غفلت کو اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالیٰ سے الگ رہے۔ اس لئے بشریت کے تقاضا سے ایک ذرہ غفلت بھی اگر صادر ہو تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبّ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے۔ اور چونکہ اس کے دل میں ایک پیاس لگادی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی ہو اس لئے اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ میں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کرسکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے۔

(چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد 20ص 379)

محبت الٰہی کی علامات

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر:6021)

ممالک بیرون میں بیوت الذکر کی تعمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ممالک بیرون میں احمدیہ بیوت الذکر کی تعداد تیرہ ہزار سے تجاوز کرگئی ہے۔ تاہم سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک خصوصی تحریک بابت تعمیر بیوت الذکر کو جاری رکھنا ازبس ضروری ہے تاکہ بیرون پاکستان میں ہر ملک میں ہی نہیں بلکہ ہر گاؤں میں خدا کا گھر تعمیر کروایا جائے۔ اس سلسلے میں جماعتوں کو حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی یاددہانی حسب ذیل خلاصہ کی صورت میں کروائی جاتی ہے۔

آپ کے ارشادات کے مطابق ہر خوشی کے موقعہ پر بیوت الذکر کی مد میں شکرانہ کے طور پر حسب استطاعت چندہ ادا کیا جائے۔ مثلاً شادی۔ بچے کی پیدائش۔ ملازمت کے حصول اور امتحانات میں کامیابی وغیرہ۔ بعض جماعتوں میں دیکھا گیا ہے کہ خوشی کے مواقع پر عہدیدار حضرات بیوت الذکر کا چندہ لیتے ہیں مگر وہ مقامی بیت الذکر کے لئے لیتے ہیں انہیں حضرت مصلح موعود کی تحریک کے مطابق بیرون کی بیوت الذکر کے لئے بھی چندہ لینا اور اسے مرکز میں بھجوانے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ مخلصین جماعت ہر خوشی کے موقع پر بیوت الذکر کی تعمیر میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر ہر خوشی کے موقع پر متعلقہ گھرانوں کو اس کی موثر تحریک کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

دفتری کارکنان کی ضرورت

مجلس انصاراللہ پاکستان کو دو دفتری کارکنان کی ضرورت ہے جو کم از کم ایف اے پاس ہوں اور عمر کم از کم چالیس سال ہو نیز دفتری کام کرنے کا تجربہ رکھتے ہوں درخواست بنام قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان مورخہ 20/اکتوبر 2004ء تک دفتر میں جمع کروائیں درخواست میں اپنا ایڈریس اور فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ درخواست صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔‘‘

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

مشعل راہ

بچوں کو آوارگی سے بچانا چاہئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جائے۔ اگر بچوں سے صحیح طور پر کام لیا جائے۔ تو وہ کبھی آوارہ ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر انہیں گلیوں اور بازاروں میں آوارہ پھرنے کی بجائے مجلسوں میں بٹھایا جائے تو بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میری تعلیم تو کچھ بھی نہ تھی۔ لیکن یہ بات تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں جا بیٹھتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول کی مجلس میں چلا جاتا تھا۔ کھیلا بھی کرتا تھا۔ مجھے شکار کا شوق تھا۔ فٹ بال بھی کھیل لیتا تھا۔ لیکن گلیوں میں بیکار نہیں پھرتا تھا۔ بلکہ اس وقت مجلسوں میں بیٹھتا تھا۔ اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بڑی بڑی کتابیں پڑھنے والوں سے میرا علم خدا تعالیٰ کے فضل سے زیادہ تھا۔ علم گدھوں کی طرح کتابیں لاد لینے سے نہیں آ جاتا۔ آوارگی کو دور کرنے سے علم بڑھتا ہے اور ذہن میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔

پس اساتذہ، افسران تعلیم اور خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ بچوں سے آوارگی کو دور کریں یہ آوارگی کا ہی اثر ہے کہ ہم ادھر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور ادھر گلی میں بچے گالیاں بک رہے ہوتے ہیں۔ اگر تو وہ نماز ہی نہیں پڑھتے تو دوہرے مجرم ہیں۔ نہیں یہی جرم کافی ہے۔ فحش گالیاں ماں بہن کی وہ بکتے ہیں۔ اور کسی شریف آدمی کو خیال نہیں آتا کہ ان کو روکے (بیت) مبارک کے سامنے کھیلنے والے بچے 90-95 فیصدی احمدیوں کے بچے ہی ہو سکتے ہیں۔ تھوڑے سے غیروں کے بھی ہوتے ہوں گے۔ مگر میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ احمدیوں کے بچے گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کے ماں باپ اور اساتذہ کو احساس تک نہیں ہوتا کہ ان کی اصلاح کریں۔ پھر میں نے دیکھا ہے مدرسہ احمدیہ کے طلباء گلیوں میں سے گزرتے ہیں تو گاتے جاتے ہیں حالانکہ یہ وقار کے سخت خلاف ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ شرم وحیا جو دین کا حصہ ہے بالکل جاتی رہی ہے۔ پھر میں نے دیکھا ہے نوجوان ایک دوسرے کی گردن میں باہیں اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں وقار کے خلاف ہیں۔ مجھے یاد ہے میرا ایک دوست تھا۔ بچپن میں ایک دفعہ ہم دونوں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بیٹھے تھے کہ حضرت خلیفہ اول نے دیکھا۔ میری تو آپ بہت عزت کیا کرتے تھے اس لئے مجھے تو کچھ نہ کہا لیکن اس کو اس قدر ڈانٹا کہ مجھے بھی سبق حاصل ہو گیا۔ ہمارے ملک میں کہتے ہیں کہ ”تی اے نی میں تینوں کہاں نُو ایں نی توں کن رکھ“۔ یعنی بات تو میں اپنی لڑکی سے کہتی ہوں مگر بہوا سے غور سے سنے اسی طرح حضرت خلیفہ اول نے اسے ڈانٹا مگر مجھے سبق ہو گیا۔ کہ یہ بری بات ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں کو (دینی) آداب سکھانے کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی نوجوان بے تکلفانہ ایک دوسرے کی گردن میں باہیں ڈالے پھر رہے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ میرے سامنے بھی ایسا کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کو یہ احساس ہی نہیں کہ یہ کوئی بُری بات ہے۔ ان کے ماں باپ اور اساتذہ نے ان کی اصلاح کی طرف کبھی کوئی توجہ ہی نہیں کی۔ حالانکہ یہ چیزیں انسانی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگوں کی بچپن میں تربیت کا اب تک مجھ پر اثر ہے اور جب وہ واقعہ یاد آتا ہے۔ تو بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے ایک دفعہ میں ایک لڑکے کے کندھے پر کہنی ٹیک کر کھڑا تھا کہ ماسٹر قادر بخش صاحب نے جو مولوی عبدالرحیم درد کے والد تھے اس سے منع کیا۔ اور کہا کہ یہ بہت بری بات ہے اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہو گی۔ لیکن وہ نقشہ جب بھی میرے سامنے آتا ہے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ (مشعل راہ جلد اول ص 105)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد شفیع سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ کھاریاں لکھتے ہیں۔ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم خواجہ نسیم احمد صاحب ابن محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل 8 ستمبر 2004ء کو ٹورانٹو (کینیڈا) میں وفات پا گئے۔ مرحوم کا جنازہ مقامی جماعت ٹورانٹو نے 9 ستمبر 2004ء کو پڑھا۔ احمدیہ قبرستان کھاریاں میں مورخہ 12 ستمبر کو مکرم سید عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم محترم خواجہ غلام نبی صاحب موصوف کی اہلیہ ثانی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اور ان کی اولاد میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں جن میں سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں وفات یافتہ ہیں خواجہ نسیم احمد صاحب مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں حیات ہیں۔ جو صاحب اولاد ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل اور رفلاح و بہبود کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

پاکستان ائیر فورس نے درج ذیل برانچز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) لوجسٹکس برانچ۔ (ii) انفارمیشن ٹیکنالوجی برانچ (iii) ایڈمن اینڈ سپیشل ڈیوٹیز برانچ (iv) ایڈمن اینڈ سپیشل برانچ (گریجوایٹ کورس) (v) ائیر ڈیفنس برانچ (vi) میٹریو لوجیکل برانچ (ایف ایس سی) (vii) لیگل برانچ (viii) انجینئرنگ برانچ (ix) ایجوکیشن برانچ۔ ان تمام برانچز میں داخلے کے لئے رجسٹریشن 4۔اکتوبر 2004ء سے 14/اکتوبر 2004ء تک تمام پی اے ایف انفارمیشن اینڈ سلیکشن سینٹرز پر ہو گی۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 3/اکتوبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف فارمیسی نے ڈاکٹر آف فارمیسی ڈگری پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16/اکتوبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 3/اکتوبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن نے چین میں بنیادی سائنسز میں پی ایچ ڈی کیلئے وظائف کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 نومبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 3۔اکتوبر 2004ء ہے۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان کی تایا زاد ہمشیرہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر نذیر احمد صاحب بدر ساکن چک نمبر 89 ج۔ب رتن ضلع فیصل آباد مورخہ 28 ستمبر 2004ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ پہلے ان کے گاؤں چک نمبر 89 ج۔ب میں ادا کی گئی۔ اور بوجہ موصیہ ہونے کے میت دارالضیافت ربوہ پہنچی۔ مورخہ 29 ستمبر 2004ء کو صبح نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ قبر تیار ہونے پر مکرم رانا تصور احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی مرحومہ چوہدری نیاز احمد صاحب (رفیق حضرت مسیح موعود) چک نمبر 88 ج۔ب میانہ ضلع فیصل آباد کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ لمبا عرصہ لجنہ کی صدر بھی رہیں۔ نیک، پارسا، ہمدرد اور ہر ایک کے غم میں شریک ہونے والی دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم شمیم احمد کرشن صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے محمد دانیال شمیم صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال ایف ایس سی لاہور بورڈ میں 899/1100 نمبر لے کر پری میڈیکل گروپ (طلباء) میں چھٹی اور اپنے کالج گورنمنٹ سائنس کالج وحدت روڈ لاہور میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ محمد دانیال شمیم سلسلہ کے دیرینہ خادم چوہدری عبدالرحمٰن شاکر صاحب کے پوتے اور چوہدری محمد ابراہیم صاحب (کوٹ کوڑا) سیالکوٹ کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے اس کی آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کے لئے درخواست دعا ہے

اعلان دارالقضاء

محترمہ امۃ القدیر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب سکنہ بیوت الشکر محلّہ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر عرصہ تین سال سے لاپتہ ہیں۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی دوست کو مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب کے بارہ میں علم ہو تو وہ جلد از جلد دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے قلم سے ایک پرلذت داستان

حضرت مسیح موعود کا سفر سیالکوٹ 27۔اکتوبر تا 3 نومبر 1904ء

احمدی احباب اور دیگر مذاہب کے ہزاروں افراد کا شوق زیارت، بیعت اور حضرت اقدس کا پرشوکت لیکچر

(قسط دوم)

سیالکوٹ ریلوے سٹیشن کا نظارہ عام نظر میں

ہر چند جماعت سیالکوٹ نے کوشش کی تھی کہ حضرت مسیح موعود کسی ایسی گاڑی میں وہاں پہنچیں جو دن کے وقت سیالکوٹ پہنچتی ہو لیکن ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے کسی حال میں بھی اپنے پروگرام کو نہیں بدلا اور جس گاڑی میں روانہ ہونے کا عزم فرما چکے تھے اسی گاڑی میں روانہ ہوئے اور یہ گاڑی سیالکوٹ سٹیشن پر چھ بجے کے بعد پہنچی جب کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا اور تاریکی اپنا اثر سطح زمین پر ڈال رہی تھی۔

ایسی حالت میں ایسے وقت میں لوگوں کا اپنے کاروبار چھوڑ کر سٹیشن پر حضرت اقدس کی زیارت کے لئے آنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔اصل تو یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی جگہ کچھ ایسے کھنچے گئے تھے کہ وہ رک سکتے ہی نہ تھے۔جس طرف نظر جاتی تھی آدم زاد ہی آدم زاد نظر آتا تھا۔ہمارے احباب سیالکوٹ کو غالباً اس نظارہ کو دیکھ کر اپنی اس تجویز یا خیال پر ضرور تاسف ہوا ہوگا جو انہوں نے حضرت اقدس کے دن کی گاڑی میں آنے کے متعلق سوچا تھا کیونکہ اس وقت کی بے شمار مخلوق کا جمع ہو جانا ان کی امیدوں سے بڑھا ہوا تھا۔ بلکہ ہم صاف طور پر یوں کہیں کہ ان کا ایمان بڑھ گیا ہوگا۔ کیونکہ گاڑی کے پہنچنے کا یہ وقت ایسا تھا جبکہ لوگ اپنے دن کے کاروبار سے فارغ ہو کر آرام کرنے کے لئے گھروں کو جاتے ہیں مگر آج انہیں کوئی غیر معمولی کشش تھی جو ان کو بجائے آرام کرنے کے دکھ اٹھانے کے لئے کھینچ لاتی تھی۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ اس قدر انبوہ اور ہجوم میں آرام کے ساتھ چلنا ناممکن ہے انہیں علم تھا کہ دھکے پر دھکے پڑیں گے اور پولیس اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے امن قائم رکھنے کے لئے مناسب موقع کارروائی سے کام لے گی۔ لیکن ان لوگوں کو پولیس کی جھڑکیاں اور گھرکیاں ایک دوسرے کے دھکے کھانے منظور تھے دن بھر کی کوفت میں اس کوفت اور تکان کا اضافہ پسند خاطر تھا۔

اگر عام طور منادی بھی کرائی جاتی اور لوگوں کا فرض قرار دے دیا جاتا بلکہ کچھ سزائے جرمانہ بھی مقرر ہو جاتی کہ جو نہ آئے گا اسے سزا دی جائے گی۔اور مسیح موعود کی بجائے کوئی اور شخص آنے والا ہوتا تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ بہت سے لوگ جرمانہ ادا کرنا پسند کرتے لیکن نہ آتے۔

ایسی حالت کا اندازہ کر کے اور اس مخالفت کے جوش کو دیکھ کر خدا کے محبوب کی عظمت اور بھی دل میں بڑھ جاتی ہے اور سچ مچ یقین نہیں بلکہ عین الیقین ہو جاتا ہے کہ یہ جذب اور کشش اسی کی راستبازی اور حقانیّت کا تھا۔ جو ہزاروں ہزار سلاسل کو تڑوا کر کھینچ لاتا تھا۔

سٹیشن پر اور سٹیشن سے شہر تک مخلوقات کا اندازہ مختلف روایات کے مطابق 12 سے 15 ہزار تک کیا گیا ہے۔اور یہ کہنا تو ہرگز مبالغہ نہیں کہ جس راہ سے آپ شہر میں داخل ہوئے۔اس راہ پر سٹیشن سے لے کر فرودگاہ تک دوکانوں اور مکانوں کی چھتوں اور بازار کے دورویہ میں آدم زاد کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔اور اس حصہ کی تمام مخلوق گویا باہر تھی۔

سٹیشن پر انتظام

سیالکوٹ کے مقامی حکام خصوصاً صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس خاص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے قیام امن اور انتظام کے لئے پہلے سے پوری تدابیر کی ہوئی تھیں۔ انتظامی حالت قابل اطمینان ہی نہ تھی بلکہ قابل شکر گزاری تھی۔

انتظام روشنی

شام کے بعد چونکہ وہاں گاڑی پہنچی تھی اور تاریکی دم بدم پھیلتی جاتی تھی۔ جماعت سیالکوٹ نے روشنی کا کافی انتظام کر دیا تھا۔اور حضرت اقدس کی آمد پر بطور خیر مقدم مہتابیاں چھوڑی گئیں۔ ہم نے اس نظارہ کو مختلف رنگوں اور نظروں سے دکھانا چاہا ہے۔اور اس لئے عام نظر کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس پر مختلف نظریں ڈالنے کے لئے وہ مقام رکھیں جہاں ہم لیکچر کا تذکرہ کریں گے۔کیونکہ وہ دونوں نظارے ایک ہی قسم کے ہیں۔

المختصر سٹیشن پر بڑا ہجوم تھا۔ اور اس ہجوم کے حسب حال مقامی حکام کا پورا انتظام تھا۔احمدی جماعت نے اس پلیٹ فارم پر جہاں ریزرو گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں جو احاطۂ سٹیشن کے دوسری طرف ہے روشنی کا پورا انتظام کر رکھا تھا۔جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔

شہر کو روانگی

پورے انتظام کے ساتھ بے شمار مخلوق کو ایک طرف کر کے پلیٹ فارم کا وہ حصہ بالکل خالی کرا لیا گیا۔اور عین گاڑی کے دروازہ پر حضرت کی گاڑی لا کھڑی کر دی گئی اور حضرت اماں جان اور دوسرے ممبران خاندان جدا جدا گاڑیوں میں امن اور آرام کے ساتھ سوار ہو گئے۔

اور جب سب احمدی احباب جو حضور کے ہمراہ سیالکوٹ گئے تھے آرام سے گاڑیوں میں سوار ہو گئے تو یہ شاندار جلوس پولیس اور مقامی حکام کے مناسب موقع انتظام کے ساتھ شہر کی طرف روانہ ہوا۔ گاڑیوں کے آگے مہتابیاں چھوڑی جاتی تھیں اور گاڑیوں کے دونوں طرف وہ ہزارہا مخلوق ساتھ ساتھ بھاگی جاتی تھی۔خدا کا جری ایک کھلی گاڑی میں بیٹھا ہوا اس انبوہ اژدہام میں جا رہا تھا۔اور لوگ اس کے دیدار کے لئے دوڑے جا رہے تھے۔ہم بلا مبالغہ کہتے ہیں اور سیالکوٹ کی سنجیدہ پبلک اور اس وقت کے ڈیوٹی پر متعین حکام خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کا نظارہ پہلے کسی آدمی کے لئے نہیں دیکھا گیا۔

یہ گاڑیاں گویا انسانوں کی سڑک پر جا رہی تھیں۔راستہ میں ہر در و دیوار اور ہر سقف و مکان پر آدمی ہی آدمی موجود تھے۔اور یہ عجیب بات تھی کہ بعض لوگ زیارت کے لئے باوصفیکہ مخالف تھے یہ کہتے تھے کہ ہم تو مرید ہیں ہمیں نہ ہٹاؤ۔اس سے اس محبت کا اندازہ ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ نے عام لوگوں کے دلوں میں ڈال دی تھی۔ راستہ میں جو لوگ بازاروں کی چھتوں پر تھے انہوں نے ٹھیک اس وقت جب حضور شہر میں داخل ہوئے ایک چراغاں کر دی۔

فرودگاہ

فرودگاہ کیلئے جناب حکیم حسام الدین صاحب کا محلّہ تجویز ہوا تھا۔کل مہمانوں کے لئے کچھ ایسے انداز سے ملتے جلتے مکانات خالی کرا لئے گئے تھے کہ وہ سارا محلّہ جہاں یہ مہمان فروکش تھے ایک محلّہ کی بجائے ایک ہی مکان کا حکم رکھتا تھا۔

اعلیٰ حضرت مسیح موعود اور آپ کے متعلقین کے لئے میر حکیم حسام الدین کا ایوان تجویز ہوا تھا۔ چنانچہ حضور وہاں فروکش ہوئے۔ اور دوسرے خدام اپنے اپنے مقام پر جو پہلے سے ان کے لئے تجویز ہو چکے تھے۔

سیالکوٹ کی جماعت کا حسن انتظام اور مہمان نوازی

سیالکوٹ کی جماعت نے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کو سیالکوٹ تشریف آوری کی دعوت کرتے وقت خوب سمجھ لیا تھا کہ سیالکوٹ میں کس قدر مجمع مہمانوں کا ہو جائے گا۔اور سیالکوٹ کی جماعت نے لاہور میں آکر اس مجمع کو دیکھ بھی لیا تھا۔

سیالکوٹ ایک طرح سنٹر (مرکز) میں واقع ہے اور گوجرانوالہ، گجرات جہلم وغیرہ اضلاع کی جماعتیں سہولت سے وہاں حاضر ہو سکتی تھیں۔اس لئے اہل سیالکوٹ کو لاہور کی نسبت بہت بڑے پیمانے پر مہمان نوازی اور آسائش احباب کا انتظام کرنا پڑا تھا۔ اور انہوں نے پہلے ہی سے ان امور کو سوچ لیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے مجمعوں کا انتظام اور ان کی آسائش و آرام کا پورا لحاظ رکھنا سہل اور آسان نہیں ہوتا۔ سیالکوٹ کی عالی ہمت جماعت نے (جو ہمیشہ مسابقت فی الخیرات کی حریص رہی اور خدا کے فضل سے اسے یہ امتیاز بھی حاصل ہو چکا ہے) اتنا بھی گوارا نہ کیا کہ کسی نوع کی تکلیف کسی بھائی کو ہو۔انہوں نے اس سے پہلے کہ خدا کا مسیح و مہدی اپنی کثیر التعداد جماعت کو لے کر ان کا مہمان ہو۔ ہر قسم کی ضروریات کا کافی سے کافی زیادہ ذخیرہ جمع کر لیا تھا۔اور اس سے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں ان کی غرض کوئی نمود و نمائش نہ تھی بلکہ ایسا خیال بھی ان کی نسبت کرنا ہمارے نزدیک

بدظنی ہے۔ اصل غرض ان کے دلوں میں اکـــرمـوا الضیف یعنی مہمانوں کی عزت کرو۔ کی تعمیل تھی اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ محبوب مسیح ومہدی کی سنت کی تقلید۔ جولوگ حضرت حجۃ اللہ کی پاک مجلس میں بیٹھنے کی عزت حاصل کر چکے ہیں اور کثرت سے انہیں موقع ملا ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کے دل میں مہمان کی کس قدر عزت ہوتی ہے۔ وہ اس کی خاطر داری اور تواضع کے لئے کس قدر بیقرار ہوتے ہیں بار بار عملہ مہمان خانہ کو تاکید ہوتی ہے کہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پاوے اور مہمانوں کو الگ کہا جاتا ہے کہ یہاں آپ بے تکلفی سے رہیں۔ جس چیز کی ضرورت ہو براہ راست مجھے فوراً اطلاع دو۔

غرض ایک دو مرتبہ نہیں بیسیوں مرتبہ حضرت اقدس نے عملہ مہمان خانہ کو تاکید کی ہے۔ اور اکرام ضیف سنت انبیاء ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔

پس جماعت سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعود کی سنت پر قدم مارا۔ اور مہمانوں کی تواضع اور ان کی دلجوئی اور آرام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

قادیان والوں کا خاص احترام

سیالکوٹ کے بھائیوں نے قادیان دارالامان کے مسافروں اور مہمانوں کا اس تقریب پر خاص احترام کیا۔ جس سے جماعت سیالکوٹ کی اس محبت کا پتہ لگتا ہے جو اسے اپنے آقا ومحبوب حضرت مسیح موعود سے ہے۔ دارالامان والوں کے لئے خصوصاً یہ التزام تھا کہ ہر شخص کا کھانا اس کے مکان پر پہنچا دیا جاتا تھا اور ایسا ہی دوسرے ضعفاء اور مریض احباب کو ان کی حسب خواہش کھانا تیار کر کے مکان پر پہنچا دیا جاتا اور باقی سب احباب کو ایک وسیع صحن میں حسب دستور کھانا کھلایا جاتا تھا۔ مختصر یہ کہ مہمان نوازی کے پورے لوازمات کو ان لوگوں نے ادا کیا۔ ہر شخص جس فرض پر متعین تھا اس نے نہایت دیانت داری اور کمال مستعدی کے ساتھ اسے ادا کیا اس لئے ہم کسی خاص شخص کے متعلق کچھ ذکر نہیں کر سکتے کیونکہ بجائے خود ہر ممبر جماعت سیالکوٹ کا خاص تعریف اور شکر گزاری کے قابل ہے۔ خدا کرے اس قسم کی ہمت، استقلال، اور فروتنی اور محبت اور یگانگت ہم سب میں پیدا ہو۔ اس کے بعد اگر کسی جماعت نے کبھی مسیح موعود کو دعوت دی تو امید ہے کہ سیالکوٹ کی جماعت کا انتظام اور انصرام ہمیشہ نمونہ سمجھا جاوے گا۔ ہم اس سلسلہ میں مخدومنا حکیم میر حسام الدین صاحب کا خاص ذکر کریں گے۔ ہاں اس قدر اور اضافہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جماعت لاہور کے بعض معزز ارکان مثل خلیفہ رجب الدین صاحب اور میاں معراج دین صاحب نے بھی اس تقریب پر انتظامی امور میں جماعت سیالکوٹ کا ہاتھ بٹانے میں سرگرمی دکھائی۔

خیر مقدم

اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ کے داخلہ پر شہر میں جماعت سیالکوٹ کی طرف سے چھپا ہوا خیر مقدم بھی تقسیم ہوا تھا اور اکثر جگہ خصوصاً اس محلّہ اور ان مکانات میں جہاں مہمان فروکش تھے لگایا گیا۔ اس خیر مقدم پر مندرجہ ذیل دو شعر تھے۔

اے آمد نت باعث آبادیٔ ما
ذکر تو بود زمزمہ شادیٔ ما
سایہ گستر باد یارب بر دل شیدائے ما
خضر ما مہدیٔ ما عیسیٰ ما مرزائے ما

غرض حضرت مسیح موعود 27 کی شام کو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خیریت کے ساتھ سیالکوٹ پہنچ گئے اور اسی محلّہ میں جہاں قریباً 37 برس پیشتر آپ ایک گمنامی کی حالت میں رہ چکے تھے آج ایک عظیم الشان انسان کے رنگ میں فروکش ہوئے۔

پہلا جمعہ 28/ اکتوبر 1904ء

28۔ اکتوبر 1904ء کو جمعہ کا دن تھا اس لئے نہایت کثرت کے ساتھ لوگ اسی البیت میں جو اعلیٰ حضرت کی فرودگاہ سے بالکل ملی ہوئی ہے اور میر حکیم حسام الدین صاحب کی بیت کہلاتی ہے وقت مقررہ سے پہلے ہی جمع ہو گئے تھے۔ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ سورۃ جمعہ پر پڑھا۔ بعد نماز جمعہ بہت سی مخلوق بیعت کے لئے آگے بڑھی۔ یہ ناممکن اور محال تھا کہ سب لوگ حضرت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرتے اس لئے یہ قرین مصلحت سمجھا گیا کہ لاہور کی طرح پگڑیاں ڈال دی جاویں۔ چنانچہ بارہ پگڑیاں مختلف سمتوں میں ڈال دی گئیں اور اس طرح پر بارہ مختلف جماعتوں نے بیعت توبہ کی۔ بیعت کے بعد اعلیٰ حضرت نے تقریر کی۔

حضرت اقدس کی ناسازیٔ طبع

گورداسپور سے واپس آکر کوفت سفر وغیرہ وجوہات سے حضور کی طبیعت کسی قدر ناساز ہوگئی تھی۔ اور جو لوگ آپ کے فیض صحبت سے ہمیشہ مستفیض ہوتے رہے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ذرا سی غیر معمولی محنت اور تکلیف آپ کی پرانی بیماری کی محرک ہو جاتی ہے۔ اس لئے ابھی طبیعت پورے معنوں میں بحال نہ تھی جو سفر سیالکوٹ اختیار کیا۔ 28/ اکتوبر 1904ء کو انبوہ خلائق میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے اور تقریر کرنے کی وجہ سے حضور کی طبیعت دوران سر وغیرہ سے ناساز ہوگئی۔ اس لئے 29 اور 30۔ اکتوبر کو حضور باہر تشریف نہ لا سکے۔ اس عرصہ میں مہمانوں کی اور بھی کثرت ہوگئی۔ ان دو دنوں میں بھی حضور فارغ نہیں رہے بلکہ بہت سے زن ومرد مختلف اوقات میں داخل سلسلہ ہوتے رہے اور حضور انہیں شامل سلسلہ کرتے رہے اور مناسب موقع پند ونصائح سے کام لیتے رہے۔

قادیان کو واپسی کا ارادہ

مہمانوں کی دم بدم کثرت ہو رہی تھی اور ہر ٹرین میں آنے جانے والے مسافر بتا رہے تھے کہ یہ سلسلہ آمد کا برابر جاری ہے اس لئے اعلیٰ حضرت کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا حد سے زیادہ مخلوق کا مجمع ہو کر جماعت سیالکوٹ کے لئے ابتلاء کا موجب نہ ہو جاوے۔ اس لئے آپ نے 31/ اکتوبر 1904ء کو واپسی کا ارادہ فرمایا۔ واپسی کی خبر جماعت سیالکوٹ کے کانوں میں پہنچنا تھا کہ وہ قریباً بدحواس ہو گئے پاس ادب سے کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ کرتے تھے دل تھا کہ اندر ہی بیٹھا جاتا تھا۔ حیران تھے کہ کریں تو کیا کریں میر حکیم حسام الدین صاحب نے حضور کے اس ارادہ کو بہت ہی محسوس کیا اور اس پیرانہ سالی میں اس خبر سے بہت ہی مضمحل ہو گئے۔ آخر حضور تک پہنچے اور اس ارادہ کے التواء کے لئے عرض کیا اور اپنے ذخائر خوردنی اور سامان دعوت کی فراہمی اور کثرت کا ذکر کیا۔ حضرت اقدس کو میر صاحب کی خاطر بہت ہی عزیز ہے حضور نے اس ارادہ کو ترک فرما دیا اور 3 نومبر تک ملتوی کر دیا۔

حضور کے اس ارادۂ واپسی سے یہ ثابت ہوا کہ آپ اپنے خدام پر حد سے زیادہ مہربان اور ان کے سود وزیاں کو اپنا سود وزیاں سمجھنے والے ہیں یہ پسند نہیں کیا کہ میں یہاں بیٹھا رہوں اور جماعت کو تکلیف ہو۔ حضرت مسیح موعود کا یہ نمونہ اور یہ فعل آپ کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے اور اس کے بالمقابل آپ کی صداقت اور حقیقت اور فیض صحبت کے اثر کی زبردست دلیل وہ فعل ہے جو جماعت سیالکوٹ سے سرزد ہوا۔ یعنی ان کو سرخ موت نظر آتی تھی کہ اعلیٰ حضرت اس قدر جلدی وہاں سے رخصت ہوا کریں۔ وہ اپنا جان ومال نہ صرف اس پاک ذات پر نثار کرنے کو ہمہ تن آمادہ تھے بلکہ اپنے بھائیوں کی خدمت کے لئے بھی ان کے گھر وقف اور دروازے کھلے تھے۔

غرض جماعت سیالکوٹ کے اس اظہار محبت اور اصرار پر حضرت اقدس نے اپنا ارادہ 3 نومبر 1904ء تک ملتوی کر دیا۔ اب اس التوا ارادہ اور قیام سہ روزہ میں یہ تجویز ہوئی کہ اعلیٰ حضرت کی طرف سے ایک پبلک لیکچر دیا جاوے۔

لیکچر کا ارادہ

حضور نے بڑی خوشی کے ساتھ باوجود اس ضعف ودورۂ مرض کے اس امر کو پسند فرمایا کہ آپ کا ایک پبلک لیکچر ہو۔ 30/ اکتوبر کو یہ تجویز ہوئی اور 2 نومبر 1904ء کو یہ لیکچر دیا جانا تجویز ہوا۔ دو تین دن کے قلیل عرصہ میں اس ضعف وناتوانی کی حالت میں لیکچر کا تیار کرنا آسان امر نہ تھا۔ لیکن خدا کی تائید اور نصرت جس شخص کے شامل حال ہو وہ سب تکلیفوں اور مشکلات پر فتح پا لیتا ہے۔

لیکچر کی تیاری بھی ایک نشان ہے

اگر انصاف سے غور کیا جاوے تو آپ کا اس لیکچر کو تیار کرنا جو 2 نومبر کو ایک بڑے مجمع میں پڑھا گیا عظیم الشان معجزہ ہے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ جس قدر عظیم الشان تحدی کی کتابیں حضور کے قلم سے نکلی ہیں وہ ایسی ہی جلدی اور حالت ضعف ومرض میں لکھی گئی ہیں۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ انسانی طاقت کا کام نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی کھلی کھلی نصرت اور تائید ہے۔

زیارت عام

31 تاریخ تک حضرت باہر تشریف نہ لا سکے اور اس عرصہ میں زائرین بیقرار اور مضطرب دیوانہ وار آپ کے ایوان کے نیچے بند کوچہ میں پھر رہے تھے اور کسی نہ کسی حیلہ سے چاہتے تھے کہ زیارت ہو جاوے مگر حضور کی ناسازی اس پر بیعت مستورات کا سلسلہ پھر مضمون لیکچر کے لکھنے کا ارادہ۔ سب باتیں مل ملا کر انہیں مایوس کر رہی تھیں اور جوں جوں دیر ہوتی تھی اسی قدر جوش زیارت بڑھتا جاتا تھا۔ آخر اس بڑھے ہوئے اضطراب اور جذبہ عشق نے اپنا کام کیا اور حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضور کی زیارت کے لئے بہت لوگ جمع ہیں اور سخت گھبرائے ہوئے ہیں خواہ ایک دو منٹ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔

یہ 31۔ اکتوبر کا دن تھا اور بعد دوپہر عرض کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے ابھی مضمون بھی شروع نہیں کیا اب میرا ارادہ ہے کہ اسے لکھوں اور بیعت کا سلسلہ بھی کثرت سے جاری ہے اگر میں نیچے اتروں گا تو پھر مضمون رہ جائے گا۔

اس پر عرض کیا گیا کہ حضور صرف ایک دو منٹ کے لئے دریچہ میں بیٹھ جاویں اور لوگ گلی میں کھڑے ہو کر زیارت کر لیں گے اس تجویز کو حضور نے منظور فرمایا کہ چار بجے کے قریب دریچہ میں سے لوگ زیارت کر لیں۔

اس وقت وہ کوچہ آدمیوں سے پٹا پڑا تھا جس میں ہندو مسلمان بوڑھے جوان سب موجود تھے اس کوچہ سے لے کر بازار تک اور بیت اور مکانوں کی چھتوں تک آدمی ہی آدمی تھے اور کوچہ میں تو اس قدر انبوہ تھا کہ اگر کوئی تھالی پھینک دی جاتی تو یقیناً یقیناً سروں ہی پر سے چلی جاتی۔

اس انبوہ اور اژدہام کو دیکھ کر گھبرائے کہ مبادا کوئی بوڑھا یا کمزور آدمی نیچے آکر نہ کچلا جاوے کیونکہ اس وقت ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر دیکھنا چاہتا تھا۔ ہم کن الفاظ میں ان نظاروں کو ناظرین کے سامنے پیش کریں وہ وقت قابل دید تھا اور بے اختیار حضور کو ہی آپ کی زبان میں مخاطب کر کے کہا جاتا تھا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جاوے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

آخر کوئی ایک ہی منٹ میں حضرت اقدس محض اس خیال سے کہ کوئی ضعیف وناتوان کچلا جاوے گا اٹھ گئے۔ اور لوگ حسرت دیدار دل ہی میں لے کر منتشر ہو گئے۔

☆......☆......☆......☆

ترجمہ: احمد مستنصر قمر صاحب

ایک دماغی بیماری - شیزوفرینیا

اس کے اکثر مریضوں کے دماغ کی ساخت میں نقص ہوتا ہے

''ایک ایسا مرض جس میں انسان عجیب وغریب باتیں سوچتا اور واقعات وحقائق کو یکجائی نظر سے دیکھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے''

شیزوفرینیا ایک نہایت تکلیف دہ ذہنی بیماری اور دماغ کو ناکارہ کر دینے والا مرض ہے- کل آبادی کا ایک فیصد اپنی زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں اس بیماری کا تھوڑا یا زیادہ شکار ہو جاتا ہے- ہر سال 20 لاکھ امریکی اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں- اگرچہ مرد اور عورتیں دونوں اس کا شکار ہو جاتے ہیں تاہم مردوں میں یہ مرض زیادہ جلد اور واضح نظر آنے والی علامتوں کے ساتھ بڑھتا ہے- عام طور پر مردوں میں بیس سے تیس سال کی عمر میں اور عورتوں میں تیس سے چالیس سال کی عمر کے دوران یہ مرض واضح طور پر نظر آ جاتا ہے- اس کی علامات میں عجیب وغریب اندرونی آوازیں سننا اور یہ سمجھنا کہ لوگ میری جاسوسی کر رہے ہیں اور مجھ پر تسلط کی کوشش کر رہے ہیں اور مجھے نقصان پہنچانے کی سازشیں کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ شامل ہیں- انہی خیالات ومحسوسات کی وجہ سے اس بیماری کا شکار لوگ سہم جاتے ہیں اور ڈرے ڈرے رہنے لگتے ہیں- ان کی باتوں کا باہمی ربط بالکل ختم ہو کے رہ جاتا ہے- اور یوں دوسرے لوگ ان کی بات سمجھنے سے بالکل قاصر رہتے ہیں- اور ان کے انداز تکلم سے خوف کھانے لگتے ہیں- یہ صورت حال انہیں معاشرے سے اور بھی دور کرنے کا باعث بن جاتی ہے-

کہا جاتا ہے کہ اس بیماری کی ابتداء پیدائش سے پہلے ہی ہو جاتی ہے- لیکن اس وقت یہ مرض چھپا رہتا ہے- اور انسان زندگی اور اس کی نشوونما کے نارمل مراحل سے گزرتا رہتا ہے- بلکہ اسکول کا زمانہ بھی عموماً بخیر وخوبی ہی گزر جاتا ہے- بلوغت کے آخری مراحل اور جوانی کے آغاز میں یہ بیماری اپنے آثار ظاہر کرنا شروع کر دیتی ہے- آہستہ آہستہ معمولی علامات سنجیدہ شکل اختیار کر لیتی ہیں- انسان حقائق سے بالکل برعکس باتیں سوچنے لگتا ہے- مثلاً یہ کہ میں بادشاہ ہوں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا یا یہ کہ دریا پر پل بنانے کا کوئی فائدہ نہیں- بلکہ قومی سرمائے کا ضیاع ہے- حالانکہ فی الحقیقت وہ پل عوام الناس کی اشد ضرورت ہے- ایسے لوگ بعض دفعہ تو لوگوں سے بالکل الگ تھلگ یوں بیٹھے ہوں گے گویا کہ پتھر ہیں- اور یہ کیفیت گھنٹوں پر محیط ہو سکتی ہے- لیکن کسی اور وقت میں اپنے کام میں' نہایت سرگرم اور خوب دوڑ دوڑ کے مصروف کار نظر آئیں گے- کچھ یہاں تک کہتے نظر آتے ہیں کہ کوئی انہیں زہر دے کر مار دے گا یا یہ کہ کوئی ان کے ساتھ ناانصافی کر رہا ہے- یا ان کے خلاف سازش کر رہا ہے- بلکہ اکثر صورتوں میں اپنے ہی خاندان کے کسی فرد اور کسی قریبی کو مورد الزام بھی ٹھہرا دیتے ہیں-

یہ علامتیں اس حد تک شدت اختیار کر سکتی ہیں کہ مریض یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ میرا ہمسایہ مجھے مقناطیسی شعاعوں کی مدد سے کنٹرول کر رہا ہے- یا یہ کہ ٹیلیویژن پر میرے متعلق بعض اعلانات پڑھے جا رہے ہیں- ایسے لوگ درحقیقت بات کو صحیح طور پر سمجھنے اور حالات و واقعات کی منطق کو شعور کا حصہ نہیں بنا پاتے- کسی ایک بات پر توجہ مرکوز کرنے کی قوت سے کلیتہً محروم ہو جاتے ہیں- ان کی انہی حرکتوں کی بناء پر جب لوگ ان سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں تو تنہائی انہیں اور بھی بیمار کر دیتی ہے- احساسات وجذبات سے بالکل عاری دکھائی دینے لگتے ہیں- غم کے مواقع پر آنسو نہیں بہا سکتے اور خوشی کے موقع پر مسکرا نہیں سکتے - چہرے پر ایک ہی قسم کے احساسات دکھائی دینے لگتے ہیں- صفائی کا عمومی خیال بھی نہیں رکھ سکتے - یہ سب باتیں نشاندہی کرتی ہیں کہ انسان ایک ذہنی بیماری کا شکار ہو چکا ہے اور یہ کہ اسے باقاعدہ علاج کی ضرورت ہے-

اگر علاج فوراً شروع کر دیا جائے تو مرض اکثر صورتوں میں قابو میں آ جاتا ہے- بلکہ تقریباً ختم ہو جاتا ہے- اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ وقتی طور پر آرام کے بعد مریض علاج میں غفلت برتنا شروع کر دیتا ہے اور ادویات کے مضر اثرات کے مشاہدہ میں آنے کے بعد انہیں استعمال نہیں کرنا چاہتا- اس صورت میں مرض اکثر صورتوں میں لوٹ آتا ہے-

جہاں تک اس مرض کی وجوہات کا تعلق ہے تو ڈاکٹروں کے مطابق اس کے بارے میں معین رائے دینا کافی مشکل ہے- شاید یہ موروثی ہے- جن کے خاندان میں پہلے سے کوئی ایسا مریض ہو عموماً وہاں یہ دوبارہ بھی ہو سکتا ہے- ایک اور رائے کے مطابق اس کا تعلق جینز کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے- اور شاید ایک سے زیادہ جینز کی خرابی اس بیماری کی ذمہ دار ہے- اس کے علاوہ پیدائش کے وقت کی کوئی تکلیف یا مرض' کوئی وبائی بیماری یا دب جانے والا ڈیپریشن بھی اس بیماری کا باعث بن سکتے ہیں- دماغی ساخت میں نقص کو بھی اس بیماری کی ایک وجہ سمجھا جاتا ہے- اور تحقیق کے مطابق شیزوفرینیا کے اکثر مریضوں میں دماغ کی ساخت میں نقص کی نشاندہی ہوئی ہے- موجودہ تحقیقات کا رخ انسانی جینز اور دماغ کی ظاہری ساخت میں نقص کے مشاہدے اور اس سے پیدا ہونے والی مشکلات کی طرف ہے-

دماغ سے تعلق ہونے کی وجہ سے ماہرین نفسیات سے رجوع کرنے کے رجحان میں بھی اضافہ ہوا ہے- کہا جاتا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں اس خطرناک بیماری کے علاج میں نمایاں پیش رفت ہوگی-

(مزید معلومات کے لئے وزٹ کریں)

www.brain.com

تعارف کتب

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو

نام کتابچہ: وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو

مؤلفہ: حنیف محمود

ناشر: جماعت احمدیہ اسلام آباد

وقت ایک انتہائی نایاب اور قیمتی سرمایہ ہے۔ دنیا میں جس قدر عظیم الشان انسان گزرے ہیں یا ہیں وہ اپنے اوقات کا صحیح استعمال کرنے والے اور مصروف الاوقات ہوتے ہیں۔ وہ اپنے قیمتی وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتے بلکہ اپنے وقت کی منصوبہ بندی احتیاط سے کر کے ایک عام آدمی کی نسبت بہت زیادہ کام کر لیتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کے ایک عربی الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

اس کتابچہ میں مکرم حنیف محمود صاحب نے نہایت عمدہ، دلنشین اور مؤثر انداز میں وقت کی اہمیت اور قدروقیمت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے ارشادات وعملی نمونہ پیش کیا ہے۔ جن میں سے بطور نمونہ چند ارشادات درج ذیل ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے۔ کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے مجھے سخت ناگوار ہے۔''

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''وقت نہایت قیمتی چیز ہے۔ جو وقت کو استعمال کرے گا وہی جیتے گا اور جو ضائع کرے گا وہ ہار جائے گا۔''

نیز فرمایا:۔

''بیہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے......نکما آدمی دنیا میں ایک تو بتاؤ جو خدا کا محبوب بن گیا ہو بلکہ ایک ایسا انسان تو محبّ بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی اسے نصیب ہو سکتی ہے جو وقت کی قدر جانتا ہو۔''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

اس کتابچہ کا مطالعہ بلاشبہ احباب کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا کیونکہ اس کے پڑھنے سے دل میں یہ احساس جوش مارتا ہے کہ واقعی وقت قدرت کا انمول تحفہ ہے اس کی قدر کرنا خود ہمارے لئے مفید اور کامیابیوں وترقیات کا زینہ ہے۔ گزر جانے والا وقت دوبارہ کبھی واپس نہیں آتا۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں

اللہ تعالیٰ مکرم حنیف محمود صاحب اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کو اس کتابچہ کی اشاعت کی بہترین جزا دے۔

(اے۔ایس۔خان)

کفالت یتامیٰ اور جماعت احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس (کفالت یتامیٰ) میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیّر حضرات ہیں۔ وہی اس میں رقم دیتے ہیں۔ الحمدللہ۔ جزاک اللہ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

تحریک جدید کا دائرہ کار

دین حق کی اشاعت کیلئے تحریک جدید کا دائرہ کار زمین کے کناروں تک ممتد ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات سے واضح ہے۔

''میں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

مخلصین جماعت کو چاہئے کہ اس عالمگیر مہم کے لئے اس کے دائرہ کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے پیارے امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے کا اہتمام کیا کریں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''غرض ہمارا اشاعت دین (۔) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو آپ کو بہرحال برداشت کرنے پڑیں گے۔''

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضے کے مطابق مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 37868 میں شہباز احمد باجوہ ولد چوہدری ریاض حسین باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔رہائشی پلاٹ برقبہ 8 مرلہ مالیتی -/50000 روپے۔ واقع فقیر والی ضلع بہاولنگر۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شہباز احمد باجوہ جرمنی گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود باجوہ ولد چوہدری محمود الحسن باجوہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 فاروق احمد وڑائچ ولد چوہدری احسان اللہ وڑائچ جرمنی

مسل نمبر 37869 میں امۃ المتین باسطہ زوجہ عبدالباسط بھٹی قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 500 گرام مالیتی -/4000 یورو۔ 2۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 3۔ پلاٹ نمبر 80 برقبہ 10 مرلہ نزد نئی جلسہ گاہ مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امۃ المتین باسط جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بھٹی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالقیوم بھٹی ولد عبدالعزیز شاد مرحوم جرمنی

مسل نمبر 37870 میں چوہدری حمید احمد ولد محمد سلیمان اختر صاحب چوہدری قوم ڈھینڈسہ پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ترکہ والدین زرعی زمین 100 ایکڑ واقع چک نمبر 30ML چیچہ وطنی مالیتی ...... کا 1/7 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔اور جوبھی آمد ہو میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حمید احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ ولد شرف دین جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالقیوم بھٹی ولد عبدالعزیز شاد مرحوم جرمنی

مسل نمبر 37871 میں سعید احمد عارف ولد مبارک قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 یں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/240 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعید احمد عارف جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بھٹی ولد عبدالعزیز بھٹی جرمنی گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد سپیا ولد چوہدری محمود احمد جرمنیمسل نمبر 37872

مسل نمبر 37872 میں مسعود احمد سپیا ولد چوہدری محمود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر تقریباً 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1600 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مسعود احمد سپیا جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ ولد شرف دین صاحب جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالقیوم بھٹی ولد عبدالعزیز بھٹی شاد جرمنی

مسل نمبر 37873 میں سعید احمد ولد محمد شفیع صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ بے روزگار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/181 یورو ماہوار بصورت شوشل مدد کے طور پر مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعید احمد جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بھٹی ولد عبدالعزیز بھٹی جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالقیوم بھٹی ولد عبدالعزیز شاد مرحوم جرمنی

مسل نمبر 37874 میں رضوان احمد درانی ولد بشارت احمد ریحان قوم درانی پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 29-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رضوان احمد درانی جرمنی گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ چیمہ ولد شرف دین چیمہ جرمنی گواہ شد نمبر 2 ظریف احمد ولد محمد شریف جرمنی

مسل نمبر 37875 میں روبینہ صدیقہ خان زوجہ عبدالواسع خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنیبقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ 2۔زیورات طلائی وزنی ساڑھے انیس تولے مالیتی -/136500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ روبینہ صدیقہ خان گواہ شد نمبر 1 عبدالواسع خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالخالق خان ولد عبدالقادر خان مرحوم جرمنی

مسل نمبر 37876 میں رانا محمد حسن ولد رانا محمد خان قوم راجپوت پیشہ بیکار عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200 یورو ماہوار بصورت بیکاری الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رانا محمد حسن جرمنی گواہ شد نمبر 1 رانا عبدالغفار ولد رانا عبدالغفور صاحب جرمنی گواہ شد نمبر 2 عبدالحکیم خان ولد غالم قادر صاحب جرمنی

مسل نمبر 37877 میں مظفر احمد فائق ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زرعی زمین برقبہ تقریباً 15 ایکڑ واقع چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر مالیتی -/375000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔اور جوبھی آمد ہوگی میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا

رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظفر احمد فائق جرمنی گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط بھٹی ولد عبدالعزیز بھٹی جرمنی گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد سبیا مسل نمبر 37872

مسل نمبر 37878 میں ساجدہ سعید بھٹی زوجہ محمد احمد بھٹی قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 14-3-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/6 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی 86 گرام مالیتی 668 یورو۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/6 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ساجدہ سعید جرمنی مستقل پتہ 63 زبیر کالونی جڑانوالہ روڈ فیصل آباد گواہ شد نمبر 1 لیاقت علی شمس ولد محمد اسماعیل جرمنی گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد فائق ولد محمد ابراہیم مسل نمبر 37877

مسل نمبر 37879 میں فہیم احمد ولد مہر نیاز احمد اعظم قوم مہر پیشہ تجارت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2300 یورو ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فہیم احمد ولد مہر نیاز احمد اعظم گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد ولد محمد احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد باجوہ ولد محمد حنیف باجوہ جرمنی

مسل نمبر 37880 میں شیخ خورشید احمد ولد شیخ عبدالشکور قوم راجپوت پیشہ ویلڈر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-5-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت ویلڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ خورشید احمد گواہ شد نمبر 1 سید حامد مقبول ولد سید مقبول احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 شہزاد احمد ولد محمد عقیل افضل جرمنی

مسل نمبر 37881 میں امتیاز بیگم زوجہ منیر احمد بٹ قوم ملک اعوان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت .... ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/3000 پاکستانی روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 222 گرام مالیتی -/2520 یورو۔ 3۔ والد مرحوم کی طرف سے ترکہ کی رقم -/6500 پاکستانی روپے۔ 100 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/140 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امتیاز بیگم گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105

مسل نمبر 37882 میں محمد حفیظ ولد محمد طفیل مرحوم قوم ڈوگر پیشہ کاروبار عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1850 یورو ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حفیظ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105

مسل نمبر 37883 میں بشریٰ حفیظ زوجہ محمد حفیظ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر...... بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 30 تولے مالیتی -/3500 یورو۔ 2۔ ترکہ از والدین -/8000 یورو۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 پاکستانی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ............ سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ حفیظ گواہ شد نمبر 1 محمد حفیظ ولد محمد طفیل ہالینڈ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276

مسل نمبر 37884 میں بشریٰ ریحانہ چوہدری زوجہ عبدالحمید فن درفیلدن قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند -/3400 یورو۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 200 گرام مالیتی -/2000 یورو۔ 3۔ گھڑی -/100 یورو۔ 4۔ ترکہ والدین -/2800 یورو اس رقم میں سے 815 یورو والدین مرحوم کی جانب سے M.T.A فنڈ ادا کیا جائیداد موجودہ کی کل قیمت -/7485 یورو ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/140 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ ریحانہ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26276 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105

مسل نمبر 37885 میں غلام قادر ولد چوہدری غلام رسول قوم آرائیں پیشہ .... عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 19-4-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1045.51 یورو ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام قادر گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد وڑائچ وصیت نمبر 26272 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد محمود وصیت نمبر 28105

مسل نمبر 37886 میں صفیہ رشید زوجہ رشید احمد چوہدری قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 6-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر ادا شد -/1500 روپے۔ 2۔ چوڑیاں 8 عدد طلائی وزنی 145 گرام مالیتی -/16000 کرونر۔ 3۔ کڑے 4 عدد طلائی وزنی 62 گرام -/10000 کرونر۔ 4۔ سیٹ ایک عدد طلائی وزنی 12 گرام -/2000 کرونر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8500 کرونر ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صفیہ رشید گواہ شد نمبر 1 مقرب احمد ولد مہر اللہ یار ناروے گواہ شد نمبر 2 رشید احمد چوہدری ولد غلام حسین اوور سیر ناروے

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

ایم۔ اے اسلامیات پارٹ ون
طالبات کلاس میں تدریس شروع ہو چکی ہے۔
داخلہ کی خواہشمند طالبات فوراً رابطہ کریں۔
نیشنل کالج ربوہ 215025

خبریں

پاک بھارت مذاکرات پر کڑی نگاہ ہے

پاک بھارت دفاعی شعبے میں تعاون بڑھانے کیلئے وزارت دفاع میں دونوں ممالک کے وفود میں مذاکرات ہورہے ہیں برطانوی وزیردفاع جیف ہیون نے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات پر کڑی نگاہ ہے۔ دفاع سمیت دیگرشعبوں میں پاکستان کے ساتھ تعاون جاری رہے گا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان اہم اتحادی ہے۔

سانحہ سیالکوٹ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ سانحہ سیالکوٹ میں جاں بحق ہونے والوں کے ورثاء کو 5-5 لاکھ روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اساتذہ کی تنخواہوں میں اضافہ وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ اساتذہ کی تنخواہیں بڑھائیں گے۔ اساتذہ کے پے سکیلز پر نظرثانی ہوگی۔ مراعات میں اضافہ کیا جائے گا۔ اب میٹرپاس اساتذہ بھرتی نہیں ہونگے۔ کم ازکم ایف اے ہونی چاہیئے۔ نئے تعلیمی اداروں کیلئے نجی شعبہ آگے آئے۔ اساتذہ کلاس میں پورا وقت دیں۔ وفاقی وزیرتعلیم نے کہا کہ پہلی جماعت سے انگریزی لازمی ہوگی۔ امتحانی نظام اور نصاب تبدیل ہونگے۔ بہترین اساتذہ کو انعامات دیئے جائیں گے۔ دکانوں کی طرز پر ٹیوشن سنٹر نہ کھولے جائیں۔

وزیرستان میں بم دھماکے ڈیرہ اسماعیل خان سے جنوبی وزیرستان جانے والی فوجی گاڑی کو جنڈولہ کے قریب ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا گیا۔ تین جوان جاں بحق اور سات زخمی ہوگئے۔ جن میں سے چار کی حالت نازک ہے۔

دو نئے سیاروں کی دریافت امریکی ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ انہیں نظام شمسی سے دور دو سیارے ملے ہیں جن کا حجم نیپ چون کے برابر ہے برطانوی ٹی وی کے مطابق ماہرین فلکیات کا کہنا ہے کہ دیگر ستاروں کے گرد گھومتی چھوٹی دنیاؤں کی دریافت زمین جیسے سیاروں اور خلا میں زندگی کے آثار کی تلاش کی سمت ایک اہم پیش رفت ہے۔ یہ نئے سیارے زمین سے صرف 15 گنا بڑے ہیں۔ (جنگ 2 ستمبر 2004ء)

ڈبے کا دودھ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان سمیت دنیا بھر میں ہر سال تقریباً 5 لاکھ بچے نمونیا کی بیماری سے مرجاتے ہیں جس کی ایک بہت بڑی وجہ ڈبے کا دودھ ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 7۔اکتوبر 2004ء	
طلوع فجر	4:42
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	11;56
وقت عصر	4:03
غروب آفتاب	5:49
وقت عشاء	7:09

درخواست دعا

مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھانجے شعیب احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نثار احمد صاحب ناصر آف شیزان گردوں کی خرابی اور جسم پر دانے نکلنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج ہورہا ہے پہلے سے قدرے افاقہ ہے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

C.P.L 29